



سوال

(49) غصے کی حالت میں دین کو گالی دینا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی شخص غصے کی حالت میں دین کو گالی دے یا برا بھلا کہے۔۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا اس پر کوئی کفارہ وغیرہ ہے، اس عمل سے توبہ کی کیا شرط ہے، اور کیا اس سے اس کا نکاح تو نہیں ٹوٹ جاتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

دین اسلام کو گالی بخنا کفر ہے۔ دین کو گالی دینے یا اس کے ساتھ ٹھٹھا مذاق سے انسان مرتد ہو جاتا ہے۔ یہ اللہ اور اس کے دین کے ساتھ کفر ہے۔ اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کا تذکرہ کیا ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ "ہم تو بس ہنسی کھیل میں تھے۔" تو اللہ نے فرمایا کہ ان کا ایسی باتوں میں مشغول ہونا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا مذاق کرنے سے یہ کافر ہو چکے ہیں۔ سورۃ التوبہ میں ہے:

وَلَمَن سَاءَ لِحَالِهِ لَئِذَا كَانَ غُوْرُهُ خَوَّضَ وَنَلَعَبَ قُلَّ بِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِئُوْنَ ۚ ۱۰ لَا تَتَّخِذُوا قَدَرَ كُفْرٍ تُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ... سورة التوبة ۱۱

”اگر آپ ان منافقین سے دریافت کریں تو یہ کہیں گے کہ ہم تو بس ہنسی کھیل کر رہے تھے، آپ ان سے کہیے کہ کیا بھلا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول کے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہو، بہانے مت بناؤ، تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے ہو۔“

الغرض! یہ کام انسان کو ملت اسلام سے نکال دینے والے ہیں، تاہم اگر بندہ ان سے توبہ کرے تو اس کا موقع حاصل ہے۔ فرمایا:

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيَّ أَنْفُسِكُمْ لَا تَقْلُوبُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝۵۳ ... سورة الزمر

ان سے کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے، اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو جاؤ، بلاشبہ اللہ تعالیٰ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے، بلاشبہ وہ بڑا ہی بخشنے والا مہربان ہے۔“

اگر انسان توبہ کرے خواہ کسی طرح کے ارتداد کا مرتکب ہوا ہو اور پچی توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالیتا ہے۔ توبہ کرنے کی پانچ شرطیں ہیں:

1- اخلاص: یعنی یہ عمل صرف اللہ کی رضا مندی کے لیے کرے اس میں کسی ریا اور دکھاوے کی بات نہ ہو، مخلوق کے ڈر سے نہ کرے، یا کسی دنیاوی لالچ کی بنا پر نہ کرے۔ جب بندے کی توبہ ان جذبات سے ہو تو وہ خاص اللہ کے لیے کمالاتی ہے۔

2- ندامت: یعنی جو گناہ سرزد ہوا ہو بندہ اپنی طبیعت میں اس پر از حد نازم ہو اور جو ہوا ہو اس کو بہت بھاری سمجھے اور جلد از جلد اس کے وبال سے چھٹکارا پانا چاہتا ہو۔

3- اس گناہ کو چھوڑ دے اور اس پر اصرار نہ کرے۔ اگر وہ کوئی فریضہ چھوڑ بیٹھا تھا تو اسے اپنے عمل میں لے آئے اور تلافی مافات کی کوشش کرے۔ اگر کسی گناہ کا مرتکب ہوا ہو تو اسے بالکل چھوڑ دے، اگر غلطی کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو ان کا حق ادا کر دے یا حق والے سے معاف کروالے۔

4- یہ عزم کرے کہ آئندہ اس کا اعادہ نہیں کرے گا۔

5- یہ توبہ بھی قبولیت کے وقت میں کرے۔ اگر اس موقعہ کے بعد کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ قبولیت توبہ کا موقعہ ضائع ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک عام اور ایک خاص۔

عام یہ ہے کہ جب قیامت قریب آجائے گی اور سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہوگا تو اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور پھر کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی، جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْشِفُ نَفْسًا إِيذًا لَمْ تَكُنْ مِنْ أَمْنٍ مِنْ قَبْلُ وَكَانَتْ فِي إِيذٍ خَيْرٍ... ۱۵۸ ... سورة الانعام

”جس روز تیرے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔“

اور خاص یہ ہے کہ کسی کا وقت آخر آپہنچے۔ جب کسی کے لیے اس کی موت کی علامات شروع ہو جائیں تو اس وقت توبہ اس کے لیے غیر مفید ہے۔ جیسے کہ اللہ نے فرمایا:

وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ حَتَّىٰ إِذَا حَضَرَ أَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ إِنِّي تُبْتُ الْإِيمَانَ وَلَا الَّذِينَ يَكُونُونَ وَهُمْ كُفَّارًا أُولَٰئِكَ أَتَيْنَاهُمُ عَذَابًا أَلِيمًا ۱۸ ... سورة النساء

”ان لوگوں کی توبہ قبول نہیں جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائے تو کہہ دے کہ میں نے توبہ کی، اور ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر ہی پر مرم جاتیں۔“

انسان جب کسی گناہ سے توبہ کر لے خواہ دین کو گالی ہی دے بیٹھے تو اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے بشرطیکہ مذکورہ بالا شروط پر پوری اترتی ہو اور یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بعض اوقات انسان کی زبان سے کوئی کفریہ کلمہ نکل جاتا ہے مگر اس آدمی کو کافر نہیں کہا جاتا، کیونکہ اس میں کوئی ایسا مانع ہوتا ہے جو اس پر کافر ہونے کے حکم سے رکاوٹ بن جاتا ہے اور یہ شخص جس کے متعلق پوچھا گیا ہے کہ اس نے غصے کی حالت میں دین اسلام کو گالی دی ہے تو اگر اس کا غصہ اتنا شدید تھا کہ اسے خبر ہی نہیں تھی کہ کیا کہہ رہا ہے یا اسے معلوم ہی نہ تھا کہ وہ کہاں ہے زمین پر یا آسمان پر، اور جو بولا وہ اسے یاد ہی نہیں تو ایسی حالت گفتگو کا کوئی حکم نہیں ہے اور نہ اس پر مرتد ہونے کا حکم لگ سکتا ہے، کیونکہ یہ سب کچھ بلا ارادہ ہوا ہے اور جو بات بلا ارادہ اور بلا نیت زبان سے نکل جائے، اللہ تعالیٰ اس کا مواخذہ نہیں فرماتا۔ جیسے کہ قسموں کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے:

لَا يُؤْخَذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ إِمَّا أَنْتُمْ وَلَكِنْ يُؤْخَذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْآيَاتِ ۚ ۸۹ ... سورة المائدة

”اللہ تعالیٰ تمہاری بے ارادہ لغو قسموں میں تمہارا مواخذہ نہیں فرماتا ہے لیکن ان کا مواخذہ کرتا ہے جو تم نے پختہ ارادے سے بولی ہوں۔“

توجہ انتہائی غضب کی حالت میں اس نے کوئی کفریہ بات کی ہے اور اسے اپنی حالت کا کوئی علم ہی نہیں تو اس کی بات کا کوئی حکم نہیں ہے اور نہ اس پر مرتد ہونے کا حکم لگ سکتا ہے تو اس وجہ سے اس کا نکاح بھی فسخ نہیں ہوا ہے اور وہ عورت اس کے عقد میں علیٰ حال باقی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ انسان کو جب اپنے غیظ و غضب کا احساس ہو جائے تو فوراً



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

اس کے ازالے کی کوشش کرے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لصیحت اور وصیت معلوم ہے کہ ایک شخص نے آپ سے سوال کیا کہ مجھے کوئی وصیت فرمائیے تو آپ نے فرمایا: "غصہ نہ ہوا کر۔" (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، حدیث 5765) اس نے بار بار سوال کیا تو آپ نے بھی ہر بار یہی جواب فرمایا کہ "غصہ نہ ہوا کر۔" الغرض انسان کو چاہئے کہ اپنی طبیعت پر قابو رکھے اور شیطان مردود کے شر سے اللہ کی پناہ مانگا کرے۔ اگر اس کیفیت میں کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، بیٹھا ہو تو لیٹ جائے۔ اگر غصہ زیادہ ہی ہو تو وضو کرے، اس طرح سے ان شاء اللہ اس کا غصہ جاتا رہے گا۔ کتنے ہی لوگوں کے واقعات ہیں کہ شدت غصہ میں کچھ کر بیٹھتے ہیں کہ بعد میں انہیں اس پر بڑی پشیمانی ہوتی ہے، مگر وقت گزر جانے کے بعد!!

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 102

محدث فتویٰ